

الیکزینڈر پال (عزم و حوصلہ کی عظیم مثال)

پال رچرڈ الیکزینڈر 30 جنوری 1946 کو امریکہ کے شہر ڈیلاس میں یونانی تارکین وطن گس نکولس الیکزینڈر اور لبنانی نژاد ڈورس میری ایمیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ پال 1952 میں چھ سال کی عمر میں پولیو کا شکار ہوا۔ اور زندگی بھر کے لیے مفلوج ہو گیا۔ وہ صرف اپنے سر، گردن اور منہ کو حرکت دینے کے قابل تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایک مصنف اور وکیل بنے۔ 1950 کی دہائی کے اوائل میں امریکہ میں پولیو کے ایک وسیع پیمانے پر پھیلاؤ کے دوران، ڈیلاس کے آس پاس کے سینکڑوں بچوں بشمول پال کو پارک لینڈ ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں لوہے کے پھیپھڑوں کے وارڈ میں تمام بچوں کا علاج کیا گیا۔ اس نے اٹھارہ ماہ ہسپتال میں گزارے۔ چھٹی کے وقت، اس کے والدین نے اسے اور اس کے لوہے کے پھیپھڑوں کو گھرانے کے لیے ایک پورٹیبیل جنریٹر اور ایک ٹرک کرائے پر لیا۔ 1954 میں مارچ آف ڈائمنر اور مسز سلیمان نامی ایک فزیکل تھراپسٹ کی مدد سے، پال نے خود کو glossopharyngeal سانس لینا سکھایا، جس کی وجہ سے وہ بتدریج بڑھتے ہوئے وقت کے لیے لوہے کے پھیپھڑوں کو چھوڑ سکتا تھا۔

پال ڈیلاس انڈیپنڈنٹ اسکول ڈسٹرکٹ کے پہلے ہوم اسکول والے طلباء میں سے ایک تھا۔ اس نے نوٹس لینے کی بجائے زبانی یاد کرنا سیکھا۔ اکیس سال کی عمر میں، اس نے 1967 میں ڈبلیو ڈبلیو سیمپول ہائی اسکول سے گریجویشن میں اپنی کلاس میں دوسرا نمبر حاصل کیا۔ وہ پہلے شخص بن گیا جس نے جسمانی طور پر کلاس میں شرکت کئے بغیر ڈلاس ہائی اسکول سے گریجویشن کیا۔ الیکزینڈر نے سدرن میٹھو ڈسٹریکٹ یونیورسٹی سے اسکا لرشپ حاصل کی۔ وہ آسٹن کی یونیورسٹی آف ٹیکساس میں منتقل ہو گئے، جہاں انہوں نے 1978 میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی، پھر 1984 میں جیورس ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔

1986 میں بار میں داخل ہونے سے پہلے، وہ آسٹن کے ایک تجارتی اسکول میں عدالتی سٹینوگرافروں کے لیے قانونی اصطلاحات کے انسٹرکٹر کے طور پر ملازم تھے۔ اس نے عدالت میں کلائنٹ کی نمائندگی تھری پیس سوٹ اور ایک تبدیل شدہ وہیل چیئر میں کی جس نے اس کے جسم کو سیدھا رکھا ہوا تھا۔ پال کو گنیز ورلڈ ریکارڈز نے اس شخص کے طور پر تسلیم کیا ہے جس نے لوہے کے پھیپھڑوں میں سب سے زیادہ وقت گزارا ہے۔ الیگزینڈر پال نے جنوری 2024 میں ایک TikTok اکاؤنٹ شروع کیا، جس پر اُس نے اپنی زندگی کے بارے میں ویڈیوز پوسٹ کیں۔ موت کے وقت اس کے فلوورز کی تعداد 330,000 سے زیادہ تھی۔ الیگزینڈر پال کا انتقال 78 سال کی عمر میں 11 مارچ 2024 کو ڈیلاس میں ہوا۔ اگرچہ وہ فروری میں COVID-19 کے لیے ہسپتال میں داخل ہوئے تھے، لیکن موت کی اصل وجہ واضح نہیں تھی۔ وہ مارتھا لیبارڈ کے ساتھ ان آخری دو لوگوں میں سے ایک تھا، جو ابھی تک ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں، جو پہلی بار 1953 میں لوہے کے پھیپھڑوں میں داخل ہوئے تھے۔

الیگزینڈر نے اپنے دوست اور سابق نرس نارمن ڈی براؤن کی مدد سے اپریل 2020 میں اپنی کتاب *Three Minutes for a Dog: My Life in an Iron Lung* خود شائع کی۔ یاد رہے پال نے اس کتاب کو لکھنے میں آٹھ سال سے زیادہ عرصہ گزارا۔

یقیناً الیگزینڈر پال ان لوگوں کیلئے اعلیٰ مثال ہیں جو تندرست ہوتے ہوئے بھی قسمت اور حالات کا رونا روتے ہیں۔ الیگزینڈر پال نے ساری زندگی لوہے کے پھیپھڑوں میں گزارنے کے باوجود خود کو دوسروں کیلئے بوجھ نہیں بنانا۔ بلکہ تعلیم حاصل کی، کتاب لکھی، ملازمت بھی کی اور آج ساری دنیا کے لئے عظیم مثال چھوڑ گئے ہیں۔